شذرات

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی طرف سے علوم اسلامیہ پر جو بھی کتابیں شائع کی جاتی ہیں، ان میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ ایک تو ان کے ذریعہ مسلمانوں کے علمی اور فکری ورثے سے ان کی موجودہ نسل کو متعارف کرایا جائے، اور وہ جانے کہ جن مذہبی و فکری روایات کی وہ وارث اور جس تہذیب کی وہ نام لیوا ہے، اس کا ماضی کتنا شاندار تھا۔ دوسرے اس تابناک ماضی کے بعد صدیوں کے زوال کے آخر میں ہمارے ہاں جو فکری بیداری ہوئی، اور جو آگے چل کر پوری ملتِ اسلامیہ میں تجدید و اصلاح کی تحریکوں کو بروئے کار لانے کا باعث بنی، اُن کے سربرآوردہ رہنماؤں کے کارناموں کو عام فہم انداز میں پیش کیا جائے۔ ادارہ کا اس سے مقصد یہ ہے کہ ہمارے ماضی اور حال میں اس وقت اجنبیت کی جو ایک گہری خلیج حائل ہے، اس کو اس طرح پاٹا جائے، اور نئی نسل کو اسلام کی زندہ جاوید روایات کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کی ہمت دلائی جائے۔

علم حدیث پر "معارفِ حدیث" کے نام سے ادارہ کی ایک نئی کتاب شائع ہوئی ہے۔ جو مشہور محدث امام حاکم نیشاپوری کی تصنیف "معرفۃ علوم الحدیث" کا اردو ترجمہ ہے۔ ابن خلدون نے اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے مصنف کا شمار علم حدیث کے افضل علما و ائمہ میں سے ہوتا ہے۔ اس کتاب میں علوم حدیث کی اقسام و انواع سے بحث کی گئی ہے ——— اہل سنت کے ذہن و فکر پر جتنا اثر امام اشعری کا پڑا ہے، اور کسی امام کا نہیں پڑا۔ اُن کی ایک کتاب "مقالات الاسلامیین" ہے جس میں انھوں نے اپنے دور کی کلامی بحثوں پر محاکمہ کیا ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کا دوسرا حصہ عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ ۱۷۰۷ء میں اورنگ زیب عالمگیر کا انتقال ہوا۔ اس کے فوراً ہی بعد برعظیم میں مسلمانوں کا سیاسی زوال شروع ہوگیا، لیکن اسی زمانے میں فکری و سیاسی بیداری کے بھی آثار ظاہر ہوئے۔ بنگال میں اس نے کیا شکل اختیار کی، ادارہ کی طرف سے زیر طبع کتاب Freedom Fighters of Muslim Bengal میں اس کا پورا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہی موضوع پر متعدد اور کتابیں زیر طبع ہیں، جنھیں جلد سے جلد شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

(س)